پر مرد و زن میں کامل مساوات قائم کریں گے۔ قرآنی حکم کہ میت کے ترکے میں ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے' کی رکاوٹ کو بھی دور کر کے دم لیں گے۔ ہم اس مسئلے کے حل کے لیے اجتہاد سے کام لیں گے تاکہ شرعی احکام کو زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ڈھالا جا سکے (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مجلہ الدستور' شمارہ ۵۸۷' مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۳)۔

۷- متبنی بنانے کی اجازت: قرآن حکیم نے صاف الفاظ میں متبنی (منہ بولا بیٹا' بیٹی) بنانے کو ممنوع قرار دیا ہے مگر حکومت تیونس نے اس شرعی حکم کی مخالفت کرتے ہوئے ۴ مارچ ۱۹۵۸ کو صادر ہونے والے اپنے قانون نمبر ۲۷ میں اسے جائز قرار دیا ہے۔ قانون کی ذیلی شق ۱۵ کی رو سے: "متبنی کو' قانونی بیٹے کے حقوق حاصل ہوں گے' نیز اس پر وہی فرائض عائد ہوں گے"۔

۸- خاندانی ڈھانچے کی تباہی: حکومت نے وقتاً فوقتاً ایسے قوانین جاری کیے ہیں جن سے تیونسی خاندان کا شیرازہ بکھر کے رہ گیا ہے۔ اس نے عورت کو اخلاق باختگی کی اجازت دی ہے۔ بیوی کو یہ قانونی تحفظ دیا ہے کہ خاوند' اپنی بیوی کے اخلاقی طرز عمل سے چشم پوشی کرے گا۔ اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کو زنا کا مرتکب پا کر اسے پکڑ لیتا ہے تو یہ گویا بیوی کے ذاتی معاملات میں مداخلت متصور ہو گا اور ایسا شوہر سزائے موت تک کا مستوجب ہو گا۔

۹- معاہدہ نیویارک پر دستخط: حکومت نے شرعی احکام و قوانین کو نظرانداز کرتے ہوئے' اقوام متحدہ کے شادی کی آزادی کے معاہدے پر دستخط کر دیے ہیں' جس کی رو سے عورت کے خلاف تمام امتیازی قوانین کالعدم ہیں۔ ایک غیر مسلم کو اجازت ہے کہ وہ ایک تیونسی مسلم خاتون سے شادی رچائے' اور اس کے لیے صرف ایک مرد و عورت کی گواہی کو کافی قرار دیا گیا ہے۔ تیونسی ارکان پارلیمان نے بھی اس معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔

۱۰- مسلم مستورات کے لیے شرعی لباس کی ممانعت: قانون نمبر ۱۰۸ کے مطابق مسلم عورت کے لیے' تمام سرکاری محکموں اور تعلیمی اداروں میں شرعی لباس پہننا ممنوع قرار دیا گیا ہے' اس لیے کہ اس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے' نیز یہ انتہاپسندی کی علامت ہے۔ باپردہ لباس پہننے والی خواتین پر' علاج کے لیے ہسپتالوں میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ محض نماز کی ادائیگی اور اسلامی لباس پہننے کے جرم میں خواتین کو گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جاتا ہے اور سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔

۱۱- سرکاری اداروں میں قائم مساجد کا انہدام: آرڈی ننس نمبر ۲۹ کی رو سے تمام وہ مساجد منہدم کر دی جائیں گی جو پرائیویٹ اور پبلک محکموں میں قائم ہیں' جیسے یونی ورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کی مساجد' ہسپتالوں' بندرگاہوں' فیکٹریوں اور سرکاری محکموں میں موجود مساجد۔ مزدوروں اور ملازمین پر ڈیوٹی کے